بڑوں کا احترام کیجئے

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع

میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

23-February-2017

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعے کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو (100) حاجتیں پُوری فرمائے گا، ستَّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرَّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا، جیسا میری حیات میں ہے۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش ص،۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے

1 ۔۔۔ جمع الجوامع، حرف المیم، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

www.dawateislami.net

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھُورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم بڑوں کے اَدب واِحْترام سے مُتَعَلِّق مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ ہمارا پیارا مذہب، دِینِ اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ جو عُمر اور مقام و مرتبے میں ہم سے چھوٹے ہیں، ہم ان کے ساتھ شفقت و مَحبّت کا برتاؤ کریں اور جو عُمر میں، علم میں، عُہدے اور مَنْصَب میں ہم سے بڑے ہیں ان کا ادب واِحترام بجالائیں۔ دن بھر میں ہمارا اپنے بڑوں سے کسی نہ کسی وجہ سے رابطہ ضرور رہتا ہے، ہمارے بڑوں میں ماں باپ، چچا تایا، خالو، ماموں، بڑے بہن بھائی دیگر رشتہ دار، اَساتذہ، پیر و مُرشد اور عُلما و مَشائخ اور تمام ذِی مرتبہ لوگ شامل ہیں۔ ہمیں ان کی تعظیم و تکریم کرنے کا حکم ہمارے پیارے پیارے آقا، دوعالم کے داتا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

[1] ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے ، آیئے ! اس بارے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دو فرامین سُنتے ہیں:

1. **وَقِّرِالْکَبِیْرَ وَ ارْحَمِ الصَّغِیْرَ تُرَافِقْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ** یعنی بڑوں کی تعظیم وتوقیر کرو اور چھوٹوں پر شَفْقَت کرو، تم جنَّت میں میری رفاقت پالو گے۔(شعب الایمان، باب فی رحم الصغیرو توقیر الکبیر، ۷/۴۵۸، حدیث: ۱۰۹۸۱)
2. تم اپنی مجالس کو عالم کے علم، بُوڑھے کی عمر اور سُلطان کے عُہدے کی وجہ سے کُشادہ کر دیا کرو۔"

(کنزالعمال، کتاب الصحبہ من قسم الاقوال، باب الایمان، ج ۹، رقم ۲۵۴۹۵، ص ۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اپنے سے بڑوں کی عزّت و تعظیم کرنا باعثِ نجات اور جنَّت میں نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت کا باعث ہے ، ہمارے اَسلاف اپنے بُزرگوں کا کس قدر ادب واِحْترام کرتے تھے، آیئے ! اس کی ایک جھلک مُلاحَظہ کرتے ہیں، چُنانچہ

ماں کا ادب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے **"سمندری گنبد"** صفحہ 4 پر ایک حکایت نقل فرمائی ہے، آیئے ! اس حکایت کو انتہائی توجہ سے سُنئے اور ماں کی دُعائیں لینے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سردیوں کی ایک سخت رات میری ماں نے مجھ سے پانی مانگا، میں پانی کا برتن بھر کرلے آیا مگر ماں کو نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مُناسب نہ سمجھا، پانی کا برتن لئے اس اِنتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہوچکی تھی اور برتن سے کچھ پانی بہ کر میری اُنگلی پر جَم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال

جب والدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے برتن پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جوں ہی برتن سے جُدا ہوئی اس کی کھال اُدھڑ گئی اور خُون بہنے لگا، ماں نے دیکھ کر فرمایا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا عرض کیا تو انہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے راضی ہوں تُو بھی اس سے راضی رہ۔ (نزھۃ المجالس ۱/۲۶۱)

مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں انکا

ہر اک حکم لاؤں بجا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص 101)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کتنے خُوبصورت انداز میں اپنی والدہ کا احترام کیا، اُنہیں نیند سے جگانا مُناسب نہ سمجھا اور ان کے ادب کی وجہ سے سخت سردی میں ساری رات کھڑے کھڑے گُزار دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اس اَدا سے خُوش ہو کر آپ کی والدہ محترمہ نے دل سے دُعا دی کہ ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے راضی ہوں تُو بھی اس سے راضی رہنا''۔ ہمیں بھی اپنے بُزرگوں کے ادب بھرے انداز کو اپناتے ہوئے والدین کا ادب واحترام کرنا چاہیے کہ ماں باپ کی عزّت کرنا، اُن کی خدمت کرنا یقیناً بڑی سعادت کی بات ہے۔ اگر ہم ان کے ساتھ اچھے روّیے سے پیش آئیں گے، ان کی عزّت کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ خوش ہو کر ان کے دل سے ہمارے حق میں کوئی ایسی دُعا نکل جائے جو ہماری دُنیا و آخرت کی بھلائی کا سبب بن جائے۔ دِینِ اسلام نے ہمیں والدین کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنے اور ان سے اِنتہائی نرم لہجے میں گُفتگو کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ پارہ 15 سُورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 23،24 میں ارشادِ ربُّ الانام ہے:

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ ترجمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو

www.dawateislami.net

الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾

اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے ربّ تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (چھوٹی عمر) میں پالا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُبارکہ کی تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم دینے کے بعد اس کے ساتھ ہی ماں باپ سے اچھا سُلوک کرنے کا حکم دیا، اس میں حکمت یہ ہے کہ انسان کے وُجود کا حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور ایجاد ہے جبکہ ظاہری سبب اس کے ماں باپ ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے انسانی وُجود کے حقیقی سبب کی تعظیم کا حکم دیا، پھر اس کے ساتھ ظاہری سبب کی تعظیم کا حکم دیا آیتِ (مُبارکہ) کا معنیٰ یہ ہے کہ تمہارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے حکم فرمایا کہ تم اپنے والدین کے ساتھ اِنتہائی اچھے طریقے سے نیک سُلوک کرو کیونکہ جس طرح والدین کا تم پر احسان بہت عظیم ہے تو تم پر بھی لازم ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ اسی طرح نیک سُلوک کرو۔ (صراطُ الجنان، ج ۵، ص ۴۴۰) اگر تمہارے والدین پر کمزوری کا غلبہ ہو جائے اور ان کے اَعْضا میں طاقت نہ رہے اور جیسا تم بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھے، ایسے ہی وہ اپنی آخری عمر میں تمہارے پاس ناتواں رہ جائیں تو اِن سے اُف تک نہ کہنا یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا، جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ بوجھ ہے اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خُوبصورت، نرم بات کہنا اور حُسنِ ادب کے ساتھ اُن سے خطاب کرنا۔

(خازن، الاسراء، تحت الآیۃ: ۲۳، ۳/ ۱۷۰-۱۷۱، صراط الجنان، ج ۵، ص ۴۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے والِدین کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا حکم دیا ہے اور خُصوصاً ان کے بُڑھاپے میں زیادہ خدمت کی تاکید فرمائی

www.dawateislami.net

ہے۔ یقیناً ہمارے والدین کے ہم پر بے حد اِحسانات ہیں، اُنہوں نے پیدائش کے بعد ہماری اچھی پرورش کی، کبھی بیمار ہوئے تو ساری ساری رات جاگ کر اپنی نیند کی قُربانی دی، ہمیں رِزقِ حلال کھلایا پلایا، اعلیٰ تعلیم یا کوئی ہُنر سکھانے کیلئے فیسیں ادا کیں، ساری زندگی ہمارے سُکھ چین کیلئے خُود مشکلیں برداشت کیں، ہمارے مُشکل حالات میں اپنی اِستطاعت کے مطابق ہمارا ساتھ نبھایا، الغرض ہم والدین کے جتنے اِحسانات شُمار کرتے جائیں، ہر ایک میں ماں باپ کی قربانیاں ہی نظر آئیں گی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ احسان کا بدلہ احسان سے چُکاتے ہوئے ان کے بُڑھاپے میں ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں، اگرچہ ان کی باتیں مزاج کے خِلاف ہوں، مارپِیٹ تو دُور کی بات انہیں جھڑکیں بھی نہیں، ہر وقت شفقت و محبت سے پیش آئیں، ان کے کھانے پینے کا خیال رکھیں، ان کے پاس بیٹھ کر ان کا دل بہلانے کی کوشش کریں، بیمار ہو جائیں تو بہتر علاج کروائیں، اگر ملک سے باہر ہوں تب بھی اپنی دُوری کا احساس نہ دلائیں، فون پر بات کریں جدید ٹیکنالوجی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے انٹرنیٹ کے ذریعے ویڈیو کال پر ان کی زیارت کریں، بُڑھاپے میں ماں باپ بچوں جیسی حرکتیں کرنے لگتے ہیں، بسا اوقات سخت بُڑھاپے میں اکثر بِستر ہی پر بَول و بَراز (یعنی گندگی) ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے عُموماً اَولاد بیزار ہو جاتی ہے، مگر یاد رکھئے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے۔ بچپن میں ماں بھی تو بچّے کی گندگی برداشت کرتی ہے۔ بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چڑچِڑاپن آجائے، بِلاوجہ لڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، صَبْر، صَبْر اور صَبْر ہی کرنا اور ان کی تعظیم بجالانا ضَروری ہے۔ اُن سے بد تمیزی کرنا، ان کو جھاڑنا وغیرہ دَرکَنار اُن کے آگے "اُف" تک نہیں کرنا ہے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہانوں کی تباہی مُقدّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دل دُکھانے والا آخِرت میں تو عذابِ نار کا حقدار ہو گا، بسا اَوقات دُنیا میں بھی لوگوں کیلئے عبرت کا نشان بن جاتا ہے، جیسا کہ

ماں کے گستاخ کو زمین زندہ نگل گئی!

www.dawateislami.net

کسی گاؤں میں ایک کسان کے گھر کے اندر ساس بہو کے درمیان ہمیشہ ٹھنی رہتی تھی، کئی بار کسان کی بیوی رُوٹھ کر میکے چلی گئی اور وہ منّت سماجت کرکے اُس کو لے آیا۔ آخِری بار بیوی نے کسان سے کہہ دیا کہ اب اِس گھر کے اندر میں رہوں گی یا تمہاری ماں۔ کسان اپنی بیوی پر لٹّو تھا، اِس نادان نے دل ہی دل میں طے کرلیا کہ روز روز کے جھگڑے کا حل یِہی ہے کہ ماں کو راستے سے ہٹا دیا جائے۔ چُنانچِہ ایک بار وہ کسی حیلے سے ماں کو اپنے گنّے کے کھیت میں لے گیا، گنّے کاٹتے کاٹتے موقع پا کر ماں کا رُخ کرکے جُوں ہی اُس پر کلہاڑی کا وار کرنا چاہا ایک دَم زمین نے اُس کسان کے پاؤں پکڑ لئے، کلہاڑی ہاتھ سے چُھوٹ کر دُور جا پڑی اور ماں گھبرا کر چِلّاتی ہوئی گاؤں کی طرف بھاگ نکلی۔ زمین نے آہِستہ آہِستہ کسان کو نگلنا شُروع کردیا، وہ گھبرا کر چیختا رہا اور اپنی ماں کو پُکار پُکار کر مُعافی مانگتا رہا۔ لیکن ماں بَہُت دُور جا چکی تھی، کچھ دیر بعد جب لوگ وہاں پہنچے تو وہ چھاتی تک زمین میں دھنس چُکا تھا، لوگ اُسے نکالنے کی ناکام کوششیں کرتے رہے مگر زمین اُسے نگلتی ہی رہی یہاں تک کہ وہ زمین کے اندر سَما گیا۔

(نیکی کی دعوت، ص ۴۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے والدہ کی نافرمانی کرنے والے کا عبرت ناک انجام سُنا، ہمارے معاشرے میں عموماً والدہ کو تو پھر کسی قدر اہمیت دی جاتی ہے مگر بدقسمتی سے والد صاحب کو بالکل نظر انداز کردیا جاتا ہے۔ حالانکہ باپ ہی کی بدولت "ماں" کی نعمت ملتی ہے، پورے گھر کا معاشی بوجھ یہ اپنے کندھوں پر اُٹھاتے ہیں، ننّھے سے بچے کو اُنگلی پکڑ کر چلنا سکھاتے اور پھر معاشرے میں سر اُٹھا کر چلنے کے گُر بتاتے ہیں۔ اگر ماں کے قدموں تلے جنّت ہے تو باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، باپ کی رِضا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہے۔ آیئے باپ کی اہمیت و فضیلت سے **متعلق 3 فرامینِ مصطفٰے** سنئے:

1. والد کی رِضا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہے اور والد کی ناراضی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء من الفضل فی رضاء الوالدین، ۳/ ۳۶۰، حدیث: ۱۹۰۷)

www.dawateislami.net

2. والد کی اطاعت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے اور والد کی نافرمانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہے۔(معجم أوسط،۱/۶۱۴،حدیث: ۲۲۵۵)

3. والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے چاہے تو اسے ضائع کردو اور چاہے تو اس کی حفاظت کرو۔(ترمذی، کتاب البر والصلة ،باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/ ۳۵۹،حدیث: ۱۹۰۶)

شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت،بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطارؔ قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سمجھاتے ہوئے مدنی تربیت کے مدنی پھول اِرشاد فرماتے ہیں:

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا
ورنہ ہے اس میں خسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش ص713)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اپنے بڑوں بالخصوص والدین کو ناراض کرتا ہے،ان کا دل دُکھاتا ہے، ان کی عزّت نہیں کرتا اور ان کے ساتھ بُرے سُلوک سے پیش آتا ہے تو وہ شخص سخت گناہگار اور دُنیا وآخرت میں عذاب کا حقدار ہو جاتا ہے اور ایسے شخص کو مُعاشرے میں بھی عزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔یادرکھئے!والدین سے نسبت کی وجہ سے دادا، دادی،نانا،نانی نیز ہر عمر رسیدہ بزرگوں کا بھی احترام ہم پر لازم ہے، کیونکہ یہ اِسلامی مُعاشرے کی اِنفرادِیّت اور خصوصِیّت ہے کہ وہ بوڑھوں اور ضعیفوں کو بھی بلندیوں سے ہم کَنار کرتا ہے، اِسلام میں بوڑھوں کو بوجھ سمجھ کر گھر سے نکال دینے اور انہیں کسی **"اولڈ ہاؤس"**(Old House) میں جمع کروا دینے کا کوئی تصوُّر نہیں،اِسلام کا طُرّۂ اِمتیاز ہے کہ اس نے جوانوں کو بوڑھوں کے ساتھ ادب واحترام سے پیش آنے اور ان کی عزّت ومقام کی حفاظت

کرنے کی ترغیب دی ہے، پہلے زمانے میں جب کوئی نوجوان کسی بوڑھے آدمی کے آگے چلتا تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے (اس کی بے اَدَبی کی وجہ سے) زمین میں دھنسا دیتا تھا۔ (روح البیان، ۹/۲۲)

ایک روایت میں ہے کہ جو جوان کسی بوڑھے کا اس کی عمر کی وجہ سے اِکرام کرے، اس کے بدلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کے ذریعے اس کی عزّت افزائی کرواتا ہے۔" (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، ج۳، رقم ۲۰۲۹، ص ۴۱۱)

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے بڑوں کا ادب کریں، ان کے حکم کی فوراً تعمیل کریں تاکہ دُنیا میں عزّت پانے اور آخرت کی رُسوائی سے خود کو بچانے میں کامیاب ہو سکیں۔ ہمارے بُزرگانِ دین اپنے مُتعلقین و محبین کو بڑوں کے ساتھ ادب واِحترام سے پیش آنے اور ان کی عزّت کرنے کی نصیحت فرماتے تھے، چنانچہ

بڑوں کا ادب کرنے کی نصیحت:

امامِ اعظم ابُوحنیفہ حضرت نُعمان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ایک شاگرد حضرتِ سیّدُنا یُوسُف بن خالد بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تکمیلِ علم کے بعد جب آپ سے اپنے شہر بصرہ جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: کچھ دن ٹھہرو تاکہ میں تمہیں ان ضروری اُمُور کے مُتعَلِّق وصیّت کروں کہ لوگوں کے ساتھ مُعاملات کرنے، اہلِ علم کے مَراتب پہچاننے، نَفْس کی اِصلاح اور لوگوں کی نگہبانی کرنے، عوام وخواص کو دوست رکھنے اور عام لوگوں کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے جن کی ضرورت پڑتی ہے، یہاں تک کہ جب تم علم حاصل کرکے جاؤ تو وہ وصیّت تمہارے ساتھ ایسے آلے کی طرح ہو، جس کی علم کو ضرورت ہوتی ہے اور وہ علم کو مُزیَّن کرے اور اسے عیب دار ہونے سے بچائے۔ "جب تم بصرہ میں داخل ہوگے تو لوگ تمہارے اِستقبال اور تمہاری زیارت کو آئیں گے، تمہارا حق پہچانیں گے تو تم ہر شخص کو اس کے مرتبے کے لحاظ سے عزّت دینا، شُرَفاء کی عزت اور اہلِ علم کی تعظیم وتوقیر کرنا، بڑوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں سے پیار و محبّت کرنا۔ (امام اعظم کی وصیتیں، ص ۲۵ تا ۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے شاگرد کو نصیحت کرتے ہوئے بڑوں کا اِحترام کرنے اور چھوٹوں سے شفقت و مَحبَّت سے پیش آنے کا حکم فرمایا۔ یاد رہے کہ بُزرگوں کا اَدب کرنے والا نہ صرف مُعاشرے میں مُعزَّز سمجھا جاتا ہے بلکہ بعض اوقات بڑوں کے ادب واحترام کے سبب بڑے بڑے گُنہگاروں کی بخشش ومغفرت بھی ہو جاتی ہے، چُنانچہ

ولیُّ اللہ کے ادب کی برکت سے بخشا گیا

ایک مرتبہ ایک گناہ گار شخص دریا کے کنارے پر بیٹھا مُنہ ہاتھ دھو رہا تھا، اسی دوران لاکھوں حنبلیوں کے عظیم پیشوا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہاں تشریف لائے اور اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ کر وضو کرنے لگے، جب اس شخص نے دیکھا کہ جس طرف میرے منہ ہاتھ کا دھوون بہہ رہا ہے، اس طرف تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک بہت بڑے ولی بیٹھ کر وضو فرما رہے ہیں، تو اس کے دل نے یہ بات گوارہ نہ کی اور وہ شخص اُٹھ کر امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دوسری طرف جا کر بیٹھ گیا، جہاں سے ان کے وضو کا اِستعمال شدہ پانی اس کی طرف آرہا تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کے ادب واحترام کا صِلہ اُس شخص کو یہ مِلا کہ جب اس شخص کا انتقال ہو گیا اور کسی نے اسے خواب میں دیکھ کر حال دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولی حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ادب کی برکت سے مجھے بخش دیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ج۱، ص۱۹۶)

کروں عالموں کی کبھی بھی نہ توہین
بنا دے مجھے با اَدب یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص108)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بڑوں کا ادب واحترام جہاں گنہگاروں کی آخرت میں نجات کا باعث

www.dawateislami.net

بنتا ہے، وہیں ان کی شان میں اَدْنٰی سی بے اَدبی ہمیشہ کے نُقصان اور بربادیِ اعمال کا سبب بھی بن سکتی ہے، کیونکہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرنا شیطان کا کام ہے اور وہ اسی وجہ سے بارگاہِ اِلٰہی سے ذلیل ورُسوا ہو کر نکالا گیا حالانکہ اس سے پہلے شیطان سَرکَش ونافرمان نہیں تھا بلکہ اُس نے ہزاروں سال عبادت کی، جنَّت کا خزانچی رہا، وہ جنّ تھا لیکن اپنی عبادت و رِیاضت اور عِلمیّت کے سبب مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد بن گیا، مگر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں بے ادبی کا مُرتکب ہوا تو اُس کی برسوں کی عبادتیں بے کار اور ہزاروں سال کی رِیاضتیں پامال ہو گئیں، ذِلّت ورُسوائی اُس کا مُقدَّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ جہنَّم کے دائمی عذاب کا مستحق ٹھہرا۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

(وسائلِ بخشش، ص315)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بڑوں کی بے اَدبی کرنے میں سراسر ہمارا ہی نُقصان ہے اور ان کے ساتھ ادب واحترام کرنے میں ہمارا ہی فائدہ ہے، کسی عربی شاعر نے کیا خُوب کہا کہ

مَاوَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَّا بِالْحُرْمَةِ　　　وَمَاسَقَطَ مَنْ سَقَطَ اِلَّا بِتَرْكِ الْحُرْمَةِ

یعنی جس نے جو کچھ پایا اَدب واحترام کرنے کی وجہ سے پایا اور جس نے جو کچھ کھویا وہ اَدب واحترام نہ کرنے کے سبب ہی کھویا۔

یقیناً جو لوگ اپنے بڑوں کی عزّت وعظمت کو تسلیم کرتے ہوئے دل سے ان کا احترام کرتے ہیں تو معاشرے میں عزّت ووقار کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں، لوگوں کے دلوں میں ان کی مَحَبَّت پیدا ہو جاتی ہے اور اس طرح ان کے متعلقین میں اضافہ ہوتا ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے بڑوں کا ادب کرنے والے دُنیا بھر میں مُعزَّز ہو جاتے ہیں۔ ہمارے بڑوں میں ہمارے اساتذۂ کرام بھی شامل ہیں ہمارے بزرگ

اپنے اُستادوں کا بے حد ادب واحترام کرتے تھے ،ان کی موجودگی میں نگاہیں جُھکائے، خاموشی کے ساتھ علم حاصل کرتے اور بعض تو اپنے استاد صاحب کا اس قدر ادب بجالاتے کہ ان کی زندگی میں کوئی مسئلہ بتانا بھی بے ادبی تصور کرتے تھے، آیئے اس تعلق سے دو واقعات سُنتے ہیں، چنانچہ

امام حسین کا حلقۂ درس

حضرتِ سیّدنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی علمی مجلس کی تعریف کرتے ہوئے ایک قریشی سے فرمایا: مسجدِ نبوی میں چلے جاؤ، وہاں ایک حلقے میں لوگ ہمہ تن گوش ہو کر یُوں باادب بیٹھے ہوں گے گویا اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، جان لینا یہی حضرت سیّدنا امام ابوعبداللہ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مجلس ہے۔ مزید فرمایا: اس حلقے میں مذاق مسخری نام کی کوئی شے نہ ہوگی۔ (تاریخ ابن عساکر، حسین بن علی بن ابی طالب، ۱۴/۱۷۹ ملخصاً)

اسی طرح حضرت سہل بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کوئی سوال کیا جاتا، تو آپ پہلو تہی فرمالیا کرتے (یعنی جواب نہیں دیتے) تھے۔ ایک مرتبہ اچانک دیوار سے پُشت لگا کر بیٹھ گئے اور لوگوں سے فرمایا، "آج جو کچھ پُوچھنا چاہو، مجھ سے پوچھ لو۔" لوگوں نے عرض کی، "آج کیا ماجرا ہے؟ آپ تو کسی سوال کا جواب ہی نہیں دیا کرتے تھے؟" فرمایا، "جب تک میرے اُستاد حضرت ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حیات تھے، ان کے ادب کی وجہ سے جواب دینے سے گُریز کیا کرتا تھا۔"

لوگوں کو اس جواب سے مزید حیرت ہوئی کیونکہ ان کے علم کے مُطابق حضرت ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی حیات تھے۔ بہر حال آپ کے اس جواب کی بناء پر فوراً وقت اور تاریخ نوٹ کرلی گئی۔ جب بعد میں معلومات کی گئیں، تو واضح ہوا کہ آپ کے کلام سے تھوڑی دیر قبل ہی حضرت ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ج۱، ص ۲۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے اساتذۂ کرام سے ادب واحترام سے پیش آنا چاہیے

کیونکہ ہم پر ان کے بڑے احسانات ہیں کہ یہ علم کے ذریعے ہمارے اندر شعور بیدار کرتے ہیں، اچھے بُرے کی تمیز سکھاتے ہیں، مُعاشرے کا اَہم فرد بناتے ہیں، اخلاق و کردار کو سنوارنے کی کوشش کرتے ہیں، حضرت ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ، ہمیں زیادہ عِلْم حاصل کرنے کے مُقابلے میں تھوڑا سا اَدَب حاصل کرنے کی زیادہ ضَرورت ہے۔ (الرسالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص ۳۱۷)

اعلیٰ حضرت مجددِّ دِین و مِلّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُستاد کا ادب سکھاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

(1) (شاگرد کو چاہیے کہ) اُستاد سے پہلے گفتگو شُروع نہ کرے۔ (2) اس کی جگہ پر اس کی غیر موجودگی میں بھی نہ بیٹھے۔ (3) چلتے وقت اس سے آگے نہ بڑھے۔ (4) اپنے مال میں سے کسی چیز سے اُستاد کے حق میں بخل (کنجوسی) سے کام نہ لے یعنی جو کچھ اسے درکار ہو بخوشی حاضر کردے اور اس کے قبول کرلینے میں اس کا احسان اور اپنی سعادت تصور کرے۔ (5) اس کے حق کو اپنے ماں باپ اور تمام مسلمانوں کے حق سے مُقدَّم رکھے۔ (6) اور اگرچہ اس سے ایک ہی حرف پڑھا ہو، اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کرے۔ (7) اگر وہ گھر کے اندر ہو، تو باہر سے دروازہ نہ بجائے، بلکہ خود اس کے باہر آنے کا انتظار کرے۔ (8) (اسے اپنی جانب سے کسی قسم کی اَذیت نہ پہنچنے دے کہ) جس سے اس کے اُستاد کو کسی قسم کی اَذِیَّت پہنچی، وہ علم کی برکات سے محروم رہے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۶۳۷، ۶۳۸ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُستاد رُوحانی باپ کا درجہ رکھتا ہے، لہٰذا شاگرد کو چاہیے کہ اس کے آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے اُستاد سے علم حاصل کرے۔ تفسیر کبیر میں ہے: اُستاد اپنے شاگرد کے حق میں ماں باپ سے بڑھ کر شفیق ہوتا ہے کیونکہ والدین اسے دُنیا کی آگ اور مَصائب سے بچاتے ہیں جبکہ اَساتذہ اسے دوزخ کی آگ اور آخرت کی مصیبتوں سے بچاتے ہیں۔ (تفسیر کبیر، ج ۱، ص ۴۰۱)

ادب اُستادِ دینی کا مجھے آقا عطا کردو

دل و جاں سے کروں ان کی اطاعت یارَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص331)

بڑے بھائی کا احتِرام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے دِینِ اسلام نے ہمیں اپنے بڑوں کا احترام سکھا کر ان کے سروں پر عزّت و عظمت کا تاج سجایا، ہمارے بڑوں میں بڑے بھائی کا مقام و مرتبہ بھی لائقِ تعظیم ہے۔ بڑے بھائی کے دل میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی طرف سے چھوٹے بہن بھائیوں کیلئے والد جیسی شفقت و محبّت رکھی جاتی ہے۔ بڑا بھائی والد کی موجودگی میں تو چھوٹوں کا خیال رکھتا ہے، ان کی ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے اور اگر والد کا سایۂ شفقت اُٹھ جائے تو بعد میں بھی اپنی ذِمّہ داریاں اچھے طریقے سے نبھاتا ہے، بڑے بھائی کے اتنے احسانات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہم بھی ان کا ادب کریں، ان کی عزّت و قدر کرتے ہوئے ان کے شایانِ شان مرتبہ و مقام دیں، والِدَین کی غیر مَوْجُودگی میں انہیں اپنے والدین کا مرتبہ دیں، ورنہ انہیں اپنا سرپرست سمجھیں، ان کی غیبت، چُغلی اور ان کے مُتَعَلِّق بدگمانیوں سے بچیں۔ حتّی الامکان ان کی جائز خواہشات اور اَحکامات کی تکمیل کریں، ہمیشہ ان سے اچھے تعلُّقات قائم رکھیں اور اگر کبھی رنجش ہو جائے تو خود بڑھ کر بڑے بھائی سے معافی مانگیں اور انہیں منانے کیلئے جس قدر ممکن ہو کوشش کریں۔

بڑے بھائی سے اچھا سلوک کرو

حضرت سَیِّدُنا جَرِیْر بن حازِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میرا سر میرے ہاتھوں میں ہے، اس کی تعبیر جاننے کیلئے میں نے اپنا یہ خواب حضرت امام اِبْنِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سنایا (جو خوابوں کی تعبیر بتانے میں کافی مہارت رکھتے تھے) اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ

www.dawateislami.net

تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں، تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: تمہارا کوئی بڑا بھائی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اس کے مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو، اس کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کا برتاؤ کرو اور قطع تعلّقی سے باز رہو۔ (شعب الایمان، ۶/۲۱۰، حدیث: ۷۹۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بڑے بھائی کا مقام ادب واِحترام کے لحاظ سے باپ جیسا ہوتا ہے۔ لیکن بڑے بھائی کو بھی چاہیے کہ اپنے فضائل سُن کر ہرگز ہرگز یہ ذِہن نہ بنائے کہ صرف چھوٹے ہی میری عزّت کریں، میں چاہے ان کے ساتھ سخت لہجے میں بات کروں، انہیں جب چاہوں سب کے سامنے ذلیل کردوں، کوئی غلطی کر بیٹھیں تو گالی گلوچ مار پیٹ پر اُتر آؤں، ہر وقت اپنا رُعب ودَبدَبہ قائم رکھنے کیلئے آنکھیں دِکھاؤں۔ یاد رکھئے! اسلام نے ہر ایک کے حُقُوق وآداب بیان فرمائے ہیں، جہاں چھوٹوں کو حکم دیا کہ اپنے بڑوں کا ادب کریں، وہیں بڑوں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی چھوٹوں سے شَفقت و محبّت کا برتاؤ کریں۔ اس ضمن میں دو(2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے:

1. لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَعْرِفْ لَنَا حَقَّنَا یعنی جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزّت نہ کرے اور مُسلمان کا حق نہ جانے، وہ ہم سے نہیں۔ (المعجم الکبیر، ۱۱/۳۵۵، حدیث: ۱۲۲۷۶)
2. بڑوں کی عزّت کرو، چھوٹوں پر رحم کرو میں اور تم قیامت میں یُوں آئیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی انگلیوں کو ایک ساتھ مِلایا۔ (المطالب العالیہ، کتاب الرقاق، باب الوصایا النافعۃ، ۷/۵۷۰ حدیث: ۳۶۴۳)

بڑے جتنے بھی ہیں گھر میں اَدب کرتا رہوں سب کا
کروں چھوٹے بہن بھائی پہ شفقت یارَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص 331)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

”مدنی دورہ“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بڑوں کا ادب کرنے، چھوٹوں پر شَفْقت کرنے، اپنی زندگی سُنَّتوں کے مُطابق بسر کرنے اور گُناہوں سے بچنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام ”**مدنی دَورہ**“ بھی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہَم فَریضہ ہے کہ تمام ہی اَنْبیائے کرام عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ خُود سیّدُالْاَنبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو بھی اسی مَقْصد کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا،ان مُقدَّس ہستیوں نے ڈھیروں مُشکلات اور تکلیفیں برداشت کرنے کے باوجود بھی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کے اِس عظیم فریضے کو ترک نہ فرمایا۔ علّامہ زُرقانی رَحۡمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه شرح مواہِب میں فرماتے ہیں کہ بالخُصُوص حج کے زمانے میں حضور نبیِ کریم، رءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جب اہلِ عرب کے دُور دراز سے آنے والے قبائل مکے میں جمع ہوتے تھے، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تمام قبائل میں دَورہ فرما کر لوگوں کو اِسلام کی دعوت دیتے۔ اسی طرح عرب میں وقتاً فوقتاً بہت سے میلے لگتے تھے، جن میں دُور دراز کے قبائلِ عرب جمع ہوتے تھے۔ ان میلوں میں بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تبلیغِ اسلام کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اَنبیائے کرام عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور سَیِّدُ الاَنبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی اس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرنے کے لئے ہر ہفتے ”**مدنی دَورہ**“ میں شرکت کرنے کی ترغیب دِلاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ مدنی دَورے کی برکت سے مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے، بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ مدنی دَورے کے ذریعے مُعاشرے کے بگڑے ہوئے اَفْراد، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر صلوٰۃ وسُنَّت پر عمل کرنے والے بن گئے، لہٰذا ہمیں بھی وَقْت نکال کر

1...شرح المواھب، ذکر عرض المصطفٰی...الخ، ۲/۷۳ ملخصاً

www.dawateislami.net

اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہئے۔ آیئے! اب بینڈ باجے سے توبہ کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچِہ

مشہور بینڈ پارٹی کے مالک کی توبہ

مَنْد سُور شہر (M.P. ھند) کے ایک نوجوان کی بینڈ باجے کی پارٹی اپنے شہر کی مشہور بینڈ پارٹی مانی جاتی تھی۔ ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی کی اِنفِرادی کوشِش کے نتیجے میں اُس نے آخِری عشرہ رَمَضانُ المُبارَک 1426ھ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اعتِکاف کیا۔ تربیّتی حلقوں میں گناہوں کی تباہ کاریاں سُن کر اُس کا دل چوٹ کھا گیا۔ عاشقانِ رسول کی صحبت رنگ لائی، اُس نے سابِقہ گناہوں سے توبہ کرلی، داڑھی سجانے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ 1 ماہ کے مَدَنی قافِلے میں سفر پر جانے کی نیّت کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے بینڈ باجے بجانے کا گناہوں بھرا احرام روز گار ترک کر دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتبۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہماری اَولاد باادب بن کر ہماری نَجات کا ذریعہ بنے تو آج ہی سے اپنے بچوں کی مدنی تربیت شُروع کر دیجئے اور اَولاد کی دُرُست مدنی تَربِیَت کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب **"تربیتِ اولاد"** اور رسالہ **"اولاد کے حقوق"** ہدیۃً حاصل فرما کر اس کا مُطالعہ کیجئے۔ مکتبۃُ المدینہ دعوتِ اسلامی کا ایک اشاعتی اِدارہ ہے جو ساری دُنیا تک عِلْمِ دِین کی روشنی پھیلانے کیلئے بے شُمار کُتُب و رسائل، سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مُذاکَراوں کی لاکھوں لاکھ کیسٹیں اور وی سی ڈیز (VCDs) دُنیا بھر میں پہنچا رہا ہے۔ تمام عاشقانِ رسول ہر ہفتہ وار اجتماع کے بعد مکتبۃ المدینہ سے کچھ نہ کچھ خریداری ضرور کیا کریں، کم از کم ایک رِسالہ ہی خرید لیا جائے، اوّلاً خود

www.dawateislami.net

بھی اس کا مطالعہ کریں، پھر کسی اور کو پڑھنے کے لیے دے دیں، اس سے اپنے علمِ دِین میں بھی اضافہ ہو گا اور دُوسروں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔ اگر "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کی ترکیب کرلیں گے تو گھر میں مدنی ماحول بنانے میں مدد ملے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تمام شُعْبہ جات بَشمول مکتبۃُ المدینہ کو دن گیارھویں رات بارھویں تَرَقّی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رشتہ داروں کا احترام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام نے والدین، اساتذۂ کرام، بڑے بہن بھائی، پیر و مرشد اور دیگر بزرگوں کے ساتھ ساتھ قریبی رشتہ داروں کے حقوق و آداب بھی بیان فرمائے ہیں، قریبی رشتہ داروں سے تعلُّقات عموماً والدین کے سبب ہوتے ہیں اور ان رشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک کرنا بھی گویا والدین کے ادب و احترام کی ایک صورت ہے۔ رشتے داروں کے احترام کیلئے یہی ضروری نہیں کہ ان کے سامنے نگاہیں جھکائی جائیں، ہاتھ چُومے جائیں بلکہ ان کے ساتھ صِلہ رحمی کرنا، قطع تعلقی سے باز رہنا بھی رشتہ داروں کا احترام کہلاتا ہے۔

صِلہ رحمی کا قرآنی حکم

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 4 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 1 میں رِشْتہ داروں کے حُقُوق ادا کرنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ① (پارہ: ۴، النساء: ۱)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور اللّٰہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشْتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللّٰہ ہر وَقْت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مفسّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی قَرابت داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں پر اچھا سُلُوک بہت ہی مُفید ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔

(تفسیرِ نعیمی، ج۴، ص۴۵۶،۴۵۵)

صَدْرُ الشَّریعہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساری اُمَّت کا اِس پر اِتّفاق ہے کہ صِلۂ رحم واجب ہے اور قطعِ رحم حرام ہے، احادیث میں بغیر کسی قید کے رشتہ داروں کے ساتھ اچھّا سُلوک کرنے کا حکم آیا ہے۔ قرآنِ مجید میں بھی بِلا قید ذَوِی الْقُرْبٰى (یعنی قَرابَت والے) فرمایا گیا۔ مزید فرماتے ہیں: رشتے داروں سے حُسنِ سُلُوک کی مختلف صُورتیں ہیں مثلاً اُن کو ہَدِیّہ و تُحفہ دینا وغیرہ اور اگر اُن کو کسی بات میں تمہاری اِمداد دَرْکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی مُلاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ اگر یہ شَخْص پردیس میں ہے تو رشتے داروں کے پاس خط بھیجا کرے، اُن سے خَط وکِتابت جاری رکھے تاکہ بے تَعَلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہوگا۔ (فی زمانہ چونکہ خط وکتابت کا رواج بہت ہی کم ہے، لہٰذا فون یا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب بنائی جاسکتی ہے، کیونکہ مقْصد آپس کے تعلُّقات کو بر قرار رکھنا ہے خواہ وہ کسی بھی جائز طریقے سے ہوں) (بہار شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ ۱۶ ملخصًا)

صِلۂ رِحمی کرنے کے 10 فائدے:

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابُو اللَّیث سمر قندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صِلۂ رحمی کرنے کے 10 فائدے ہیں ❀ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی ہے ❀ لوگوں کی خوشی کا سبب ہے ❀ فرشتوں کو

www.dawateislami.net

مَسَرّت ہوتی ہے ❀ مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے ❀ شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے ❀ عُمر بڑھتی ہے ❀ رِزق میں برکت ہوتی ہے ❀ فوت ہوجانے والے آباءو اَجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خُوش ہوتے ہیں ❀ آپس میں مَحبَّت بڑھتی ہے ❀ وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہوجاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں دُعائے خیر کرتے ہیں۔ (تنبیہُ الغافِلین ص ۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قریبی رشتوں کا احترام کرنا، اُن سے صِلَہ رِحمی کرنا اور ہمیشہ ان سے رشتہ جوڑے رکھنا یقیناً باعثِ سعادت ہے، لیکن افسوس صد افسوس! فی زمانہ بعض لوگ یا تو کسی مجبوری کی وجہ سے رشتے داری نبھاتے ہیں یا پھر اس رشتے کو کسی مطلب کی وجہ سے قائم رکھتے ہیں، بعض نادان مسلمان ذاتی وُجوہات کی بِنا پر یا خواہ مخواہ اپنے رشتے داروں سے ناراض ہو کر کئی کئی سال تک ایک دوسرے سے ملنا گوارا نہیں کرتے، اگر کسی موقع پر آمنا سامنا ہو بھی جائے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتے اور بعض تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جو ہمارے ساتھ اچھا، ہم اس کے ساتھ اچھے اور جو ہمارے ساتھ بُرا ہم بھی اس کے ساتھ بُرے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ شادی و دیگر تقریبات میں اُنہی رشتہ داروں کو مدعو کرتے ہیں جو اُنہیں بُلاتے ہیں یا اُن سے کوئی مَفاد وابستہ ہو، اِس کے بَرعکس جو رشتے دار اُن کے کام نہیں آتے، یا بیچارے غُربت واَفلاس کے باعث اُنہیں اپنے یہاں نہیں بُلاتے، تو ایسوں کو اپنی تَقاریب میں بُلانا تو دُور کی بات اُن سے دُعا سلام کی حد تک بھی تَعَلُّقات قائم رکھنا اُنہیں ناگوار گُزرتا ہے، یوں ہی مُسْتَحِقِّیْنِ زکوٰۃ رشتے داروں کو بھی مسلسل نظر انداز کیا جاتا ہے، اَلغَرَض رشتے داروں میں اب پہلے جیسی مَحبَّت و خُلوص اور خَیر خواہی کا جذبہ ختم ہوتا نظر آرہا ہے حالانکہ ہمارے پیارے مکی مدنی آقا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ تربیت نشان ہے: آپس میں ایک دوسرے سے قطع تعلّقی نہ کرو، پیٹھ نہ پھیرو، بُغْض نہ رکھو، حسد نہ کرو اور اے بندگانِ خدا! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین (3) دن سے زیادہ قطع تعلّق رکھے۔

www.dawateislami.net

(جامع الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی الحسد، ۳/ ۳۷۶، الحدیث: ۱۹۴۲)

بھائی حق مت مارنا گھر بار کا

ورنہ ہوگا مُستَحِق تُو نار کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک زمانہ تھا کہ ہر مسلمان، بہت باادب اور ایک دوسرے کی عزّت وحُرمت کا پاسدار، حُسنِ اَخلاق کا آئینہ دار، باادب وحیادار اور سُنّتِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چلتی پھرتی یادگار ہوا کرتا تھا۔ بیٹا، بیٹی اپنے ماں باپ سے شاگرد اور مُرید اپنے اُستاد و پیر سے آنکھ ملانا تو کُجا، سامنے آنے سے گھبراتے، دورانِ گفتگو آنکھیں جُھکاتے، آواز دباتے اور جو حکم ہوتا بجالاتے۔ عدمِ موجودگی میں بھی ادب ملحوظِ خاطر رہتا اور بڑوں کو نام سے نہیں اَلقاب سے یاد کرتے تھے۔ الغرض ہر وَقت مرتبہ و مقام کا لحاظ اور بڑے چھوٹے کی تمیز برقرار رکھتے۔ مگر افسوس! اب ہم میں سے تقریباً ہر ایک ان مدنی اُصولوں سے ناواقف، اَخلاق و آداب سے ناآشنا، قوانینِ شَرِیْعَت سے ناواقِف، خاندانی اور مُعاشَرَتی نِظام کی تباہی وبربادی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بے حیائی اور بداَخلاقی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ بیٹا باپ سے آنکھوں میں آنکھیں نہیں گریبان میں ہاتھ ڈال کر بات کر رہا ہے۔ بیٹی ماں کا ہاتھ اگرچہ نہیں بٹاتی مگر ماں پر ہاتھ ضَرور اُٹھاتی ہے۔ چھوٹے ہیں کہ بااَخلاق نہیں، بڑے ہیں کہ شفیق نہیں، دوست ہیں کہ وفادار نہیں، ہمسائے ہیں کہ مہربان نہیں، بیٹی بدمزاج ہے تو ماں سخت مزاج ہے۔ شاگرد حیادار نہیں تو استاد نیک کردار نہیں۔ علمِ دین سے محرومی اور اچھی صحبت سے دوری کی بِنا پر والِدَین اولاد کی اسلامی تربیت کر رہے ہیں نہ بچّے ماں باپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ الغرض ہماری بے ادبیاں اور بدلحاظیاں ہیں کہ جنہوں نے ہماری گھریلو اور مُعاشرتی زندگی کو تہ وبالا کر کے تلخ وتُرش بنا دیا

www.dawateislami.net

ہے۔ حالانکہ جب ہم اپنے بُزرگانِ دِین اور صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی مُبارک زندگیوں کی طرف نگاہ دوڑاتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے بڑوں کا بہت زیادہ ادب کرنے والے تھے، چنانچہ

پیرو مُرشد کا ادب

حضرت علامہ امام ابُو قاسم عبدالکریم قشیری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نہایت اہتمام کے ساتھ اپنے پیرو مُرشد کی بارگاہ میں حاضری دیا کرتے، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ اِبتدائی زمانہ میں جب میں اپنے مرشِدِ کریم (حضرت ابُو علی دقاق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ) کی مجلس میں جانے کی سعادت پاتا تو اس دن روزہ رکھتا، پھر غسل کرتا۔ تب میں اپنے پیرو مُرشِد کی مجلس میں جانے کی ہمّت کرتا۔ کئی بار تو ایسا بھی ہوا کہ مدرسہ کے دروازہ تک پہنچ جاتا۔ مگر مارے شرم کے دروازے سے لوٹ آتا۔ اور اگر جُرأت کرکے اندر داخل ہو بھی جاتا مگر جیسے ہی مدرسے کے درمیان تک پہنچتا تو تمام بدن میں ایسی سنسنی پیدا ہو جاتی۔ (اور جسم ایسا سُن ہو جاتا) کہ ایسی حالت میں اگر مجھے سُوئی بھی چبھو دی جاتی تو شاید میں محسوس نہ کرتا۔ (الرسالۃ القشیریۃ، باب الصحبۃ، ص۳۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے پہلے کے لوگ اپنے پیرو مُرشد کا کس قدر ادب و اِحترام کرتے تھے، گویا مُرشد کا ادب ان کی نَس نَس میں سَمایا ہوا تھا، ان کی دیوانگی بھرے واقعات کو پڑھ کر یا سُن کر عقلیں حیران رہ جاتی ہیں کہ کیا اس طرح بھی پیر و مرشد کا ادب کیا جاسکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ انہیں اپنے پیر و مرشد کا بھرپور فیض ملتا تھا۔ یاد رکھئے! پیر و مرشد کی تعظیم و توقیر اور ان کا ادب و احترام بجالانا بھی ہر مُرید پر لازم ہے، والدین، اساتذہ اور بڑے بھائی کا مقام اور ان کی اہمیت بھی اپنی جگہ مگر پیرو مرشِد وہ عظیم شخصیت ہے کہ جس کی صحبت کی برکت سے سلامتیِ ایمان کا ذِہن نصیب ہوتا ہے، بُرے عقائد کی پہچان ہوتی ہے، زندگی کا مقصد معلوم ہوتا ہے، گُناہوں سے بیزاری اور نیکیوں میں رَغبت نصیب ہوتی ہے، لوگوں کے دلوں میں عزّت قائم ہو جاتی ہے، باطن کی صفائی ہوتی ہے، دل میں خوفِ

www.dawateislami.net

خدا و عشقِ مصطفےٰ اُجاگر ہوتا ہے، دنیا و آخرت سنور جاتی ہے، الغرض پیر و مُرشد کے اپنے مُریدین پر بے شمار اِحسانات ہوتے ہیں، لہٰذا اگر کوئی خوش نصیب مرشِدِ کامل کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو کر مُرید ہونے کی سعادت پالے، تو اُسے چاہیے کہ اپنے مرشِد سے فیض پانے کیلئے پیکرِ اَدَب بنا رہے۔ جو مُریدین دل و جان سے اپنے پیر و مرشد کا ادب کرتے ہیں، ان کے آداب و حُقُوق میں کوتاہی نہیں کرتے تو ایسے سعادت مند مُریدین ہی ترقی کی منازل طے کرتے اور پیر و مرشد کے پیارے، محبوب اور منظورِ نظر بن کر اُبھرتے ہیں، پیر و مرشد کے احسانات و حقوق کس قدر زیادہ ہیں اور ان کا ادب و احترام کتنا ضروری ہے، اس کا اندازہ بزرگانِ دین کے ان ارشادات سے لگائیے، چنانچہ

حضرت ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ، جب کوئی مُرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے، جہاں سے چلا تھا۔ (رسالہ قشیریہ، باب الادب، ص ۳۱۹)

حضرت خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جب یہ عرض کی گئی کہ پیر کا مرید پر کس قدر حق ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی مُرید عمر بھر حج کی راہ میں پیر کو سر پر اُٹھائے رکھے تو بھی پیر کا حق اَدا نہیں ہو سکتا۔ (ہشت بہشت، ص ۳۹۷)

حضرت سَیِّدُنا امام عبدُ الوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُرید کی شان یہ ہے کہ کبھی اس کے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ اس نے اپنے مُرشِد کے احسانات کا بدلہ چُکا دیا ہے۔ اگرچہ اپنے مرشِد کی ہزار برس خدمت کرے اور اس پر لاکھوں روپے بھی خرچ کرے کیونکہ جس مُرید کے دل میں اتنی خدمت اور اتنے خرچ کے بعد یہ خیال آیا کہ اس نے مُرشِد کا کچھ حق اَدا کر دیا ہے تو وہ راہِ طریقت سے نکل جائے گا یعنی پیر کے فیض سے اس کا کوئی تعلق باقی نہ رہے گا۔

(الانوار القدسیۃ، الجزء الثانی، ص ۲۷)

مُطیع اپنے مُرشد کا مجھ کو بنا دے

میں ہو جاؤں ان پر فدا یاالٰہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مُرشد کا ادب واِحترام کتنی بڑی نعمت ہے کہ جسے یہ نعمت نصیب ہو جاتی ہے اس کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، مَوْجُودہ زمانے میں اگر آپ کسی باادب مُرید کا مقام دیکھنا چاہتے ہیں تو شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکات ہمارے سامنے ہے کہ جنہوں نے اپنے پیر ومُرشد سیدی قطبِ مدینہ حضرت علامہ مولانا ضیاءُ الدّین احمد مدنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بھی عقیدت و محبت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو اس قدر نوازا کہ آج دنیا بھر میں آپ کی شہرت کے ڈنکے بج رہے ہیں۔

دُنیا بھر میں فضلِ ربّ سے چرچے ہیں عطاؔر کے
بڑے بڑے گُن گاتے ہیں ان کے سُتھرے کِردار کے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے راضی رہیں، ہم اپنے پیر ومُرشد کے محبوب و منظورِ نظر بن جائیں تو ہمیں بھی ادب کا دامن مضبوطی سے تھامنا ہوگا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

سدا پیر ومُرشد رہیں مجھ سے راضی کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یاالٰہی
بنادے مجھے ایک در کا بنادے میں ہر دم رہوں باوفا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص 101)

مدنی انعام نمبر 7 کی ترغیب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف خُود باادب اور پاکیزہ کردار کے مالک ہیں بلکہ آپ نے مسلمانوں کو بھی ادب واِحترام سکھانے کیلئے ایک رسالہ "**احترامِ مسلم**" کے نام سے تحریر

فرمایا ہے، آپ نے اِس پُرفِتَن دور میں مسلمانوں کو باعمل بنانے کے ساتھ ساتھ باادب بنانے کیلئے شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام "**72 مَدَنی اِنعامات**" بَصُورت سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اس رسالے کے مدنی انعام نمبر 7 میں ہے "آج آپ نے (گھر میں اور باہر بھی) ہر چھوٹے بڑے حتّٰی کہ والدہ (اور اگر ہیں تو اپنے بچوں اور ان کی امّی) کو بھی تُو کہہ کر مخاطب کیا یا آپ کہہ کر؟ نیز ہر ایک سے دورانِ گفتگو "ہیں" کہہ کر بات کی یا "جی" کہہ کر؟ (آپ کہنا، جی کہنا دُرُست جواب ہے)"

ہمیں بھی چاہیے کہ اس مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے ہر ایک سے مؤدبانہ گفتگو کریں، اَبے تبے، تُوتُکار اور بازاری لہجے سے نہ گھر والوں سے بات کریں اور نہ گھر سے باہر، دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ باہر تو خوب حُسنِ اَخلاق کے پیکر بنتے اور جی جناب سے بات کرتے ہیں مگر جُونہی گھر میں قدم رکھا "شیرِ بَبر" کی طرح دہاڑتے، خوب تُوتُکار اور دل آزار گفتگو کرتے بلکہ مار دھاڑ تک سے بھی نہیں چُوکتے، ایسے لوگوں کو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان اپنے ذہن میں بٹھا لینا چاہئے۔

خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: **خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِنِسَائِہٖ وَلِبَنَاتِہٖ** یعنی تم سب میں بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں اور بچیوں کے ساتھ اچھا ہو۔

(شعب الایمان، باب فی حقوق الأولاد والأهلین، ۶/۴۱۵، حدیث: ۸۷۲۰)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بڑا خلیق (یعنی اچھے اخلاق والا) وہ ہے، جو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ خلیق ہو کہ ان سے ہر وَقت کام رہتا ہے، اجنبی لوگوں سے خلیق ہونا کمال نہیں کہ ان سے ملاقات کبھی کبھی ہوتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ ہماری دنیا و آخرت سنوارنے کیلئے ایک بہترین ذریعہ ہے، اس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں اور تنہائی میں مَدَنی اِنعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سُوالات

www.dawateislami.net

کے جوابات میں خود ہی "ہاں" یا "نا" کے ذریعے اپنے اَعْمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی غلَطیوں کو سُدھار سکتے ہیں۔ گویا یہ مَدَنی اِنعامات ہمیں روزانہ اپنی قائم کردہ خُود اِحْتِسابی کی عدالت میں حاضر کر کے ہمارے ہی ضمیر سے فیصلہ کرواتے اور ہمیں اپنی اِصْلاح و نَجات کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ مَدَنی اِنعامات جنّت میں لے جانے والے اور جہَنَّم سے بچانے والے اَعْمال کی ترغیب کا مجموعہ ہیں۔ گویا شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہماری عملی بدحالی مُلاحظہ فرماتے ہوئے ہماری اِصْلاح کا ایک خوبصورت طریقہ اِخْتیار فرمایا، تاکہ ہم روزانہ وقت مُقرَّر کر کے فکرِ مدینہ پر اِسْتِقامت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ روزانہ سونے سے پہلے "فکرِ مدینہ" کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں، جس کی برکت سے نیک بننے اور گُناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکرَم سے آہستہ آہستہ دُور ہوتی چلی جاتی ہیں سُنّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہْن بھی بنتا ہے۔

مَدَنی اِنعامات کی بھی مَرحَبا کیا بات ہے
قُربِ حَقّ کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بڑوں کا احترام کرنا اور چھوٹوں پر شفقت کرنا، قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک بہترین عادت ہے۔

بڑوں کا ادب کرنے والے کو معاشرے میں بھی عزّت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔

ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِین کا عمل بھی اِس بات کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پہ شفقت کریں۔

بڑوں کا احترام کرنا انسان کے سُتھرے کردار اور والدین کی اچھی تربیت کا نتیجہ ہے۔

www.dawateislami.net

بڑوں کا احترام کرنا جنت میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس پانے کا ذریعہ ہے۔

آیئے! ہم سب بھی نیت کرتے ہیں کہ آج سے اپنے والدین کی عزّت کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ بڑے بہن بھائیوں کا بھی احترام کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ اپنے استادوں کی تعظیم کرتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ چھوٹوں پر رُعب بٹھانے کے بجائے شفقت و محبّت سے پیش آئیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اپنے بڑوں کا ادب واِحترام کرنے اور اپنے چھوٹوں سے شفقت و محبّت کے ساتھ پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے "چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے جوتے پہننے کے 7 مَدَنی

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

پھول سنتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)

(2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج ۴ ص ۶۵ حدیث ۵۸۵۵) (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُوداو،د ج ۴ ص ۸۴ حدیث ۴۰۹۹) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر سُنّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَاءَ اللہ سر بسر
تیس تیس اور بارہ بارہ دن کے مدنی قافلے میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں

www.dawateislami.net

پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

www.dawateislami.net

نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(---**ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات**---) 26 **جمادی الاولی** 1438**ھ**، 23 **فروری** 2017

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے کو یعنی **25 فروری** بعد نمازِ عشاء تقریباً پونے 9 بجے (08:45pm) ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہوگا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ ''تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں''۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا نیا رسالہ "**سیلفی کے 30 عبرتناک واقعات**" مکتبۃُ المدینہ سے شائع

---

[1] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث:۱۷۳۰۵

[2] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث:۴۴۱۵

www.dawateislami.net

ہوا ہے،اس رسالے میں کیا ہے؟ **سنئے!** (♣) سانپ کے ساتھ سیلفی مہنگی پڑی (♣) سیلفی بنانے والا سفید شیر کا نوالہ بن گیا (♣) کھلونا پستول کے ساتھ سیلفی موت کا سبب بنی (♣) پُل سے لٹک کر سیلفی بنانے والے کا انجام (♣) سیلفی کے شوق نے سمندر میں بہا دیا (♣) آپریشن کے دوران سیلفی لینے والے ڈاکٹرز (♣) ماں باپ اور بیٹی پانی میں بہہ گئے (♣) عورت ٹرین سے نیچے گر گئی (♣) ننھی ڈولفن اپنی جان سے گئی (♣) صحت کو نقصان پہنچانے والا شوق۔۔۔۔اور اس کے علاوہ مزید مفید ترین معلومات حاصل کرنے کیلئے امیرِ اہلسنّت کا نیا رسالہ "**سیلفی کے 30 عبرتناک واقعات**" کا خود بھی مطالعہ کیجئے،اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کی نیت سے گھر گھر، دکان دکان، سکول، کالج، یونیورسٹیز، دفاتر وغیرہ میں یہ رسالہ تقسیم کیجئے۔بڑا سائز:10 روپے ہدیہ

♣ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عزّوجل !مجلس تراجم کی طرف سے اس رسالے** کا 10 زبانوں مثلاً" انگلش، ہندی، سندھی، گجراتی، چائینیز وغیرہ میں ترجمہ ہو چکا ہے۔نیز یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

رِسالہ:حُقُوق العباد کیسے معاف ہوں؟"اس رِسالے میں آپ پڑھ سکیں گے :**حقوق العباد (یعنی بندوں کے حقوق) کی تعریف**روزِ قیامت ہر شخص کو اہلِ حقوق کا حق ادا کرنا ہوگا**مُفلس کون**قیامت کے روز ماں باپ بھی اپنی اولاد کو حقوق معاف نہیں کریں گے**فضائلِ اہلِ بدر وغیرہ۔۔16 روپے ہدیہ

"**والِدین،زوجین اور اساتذہ کے حقوق**" "اس رسالے کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے:**باپ کی توہین کرنے والے کا شرعی حکم**ماں باپ میں سے زیادہ حق کس کا ہے؟**بِلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو تکلیف دینے کا انجام**علمِ دین کی توہین کرنا کیسا؟50 روپے ہدیہ۔

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول

تاریخ	سُنّتیں،آداب اور فضائل کا بیان مع حوالہ	دُعا مع حوالہ	اختتام پر مدنی انعامات کے رِسالے سے فکرِ مدینہ کروائی جائے۔
23فروری 2017ء	کھانے کی 25 سُنّتیں (فیضانِ سُنّت ص302)	تعزیت کرتے وقت کی دُعا (مدنی پنج سُورہ، ص223)	
2مارچ 2017ء	تلاوت کے 21 مدنی پھول (تلاوت کی فضیلت ص11)	زہریلے جانوروں سے محفوظ رہنے کی دُعا (مدنی پنج سُورہ ص220)	

عشاء کی جماعت کا اعلان: تمام شرکائے اجتماع عشاء کی نماز، باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔